حکمت ودانائی اور فہم وفراست کی ضرورت واہمیت

(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ)[١]. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلنَّاسِ كَافَّةً؛ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِ رَبِّهِمْ، وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللَّهَ **عِبَادَ اللَّهِ** فِي سِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ، والْزَمُوا الْحِكْمَةَ فِي أَقْوَالِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّ رَأْسَ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ رَبِّكُمْ، قَالَ تَعَالَى:(وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ)[٢].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلاشبہ حکمت ودانائی ایک عمدہ صفت ہے اور دین کی سمجھ ایک پاکیزہ خصلت ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ باری تعالیٰ نے اپنی کتابِ مبین میں ایک سوانیس جگہ حکمت کو ذِکر فرمایا ہے[٣]، بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکمت کو اپنی صفت اور حکیم کو اپنا صفاتی نام قرار دیا ہے چنانچہ اس کا

(١) سبأ: ١.
(٢) البقرة: ٢٣١.
(٣) ينظر: المعجم المفهرس لألفاظ القرآن، لمحمد فؤاد عبد الباقي: ص: ٢١٣-٢١٥.

فرمان ہے: (إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)[1]، حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں بڑے اقتدار والا۔ بڑی حکمت والا، اسی طرح اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنی کتاب کو بھی حکمت سے موصوف فرمایا ہے اور اس کی صفت قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ ربُّ العزت نے اشاد فرمایا ہے، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ(يس* وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ)[2] يس* قسم ہے حکمت بھرے قرآن کی۔ خدائے حکیم نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو علم و حکمت کی اعلیٰ صفت سے مخصوص فرمایا تھا پس اپنے بندوں میں سے اُنہیں حکمت کا وافر حصہ عطا کیا تھا اوراس کے چشمے سے سیراب کیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی آل واولاد کو بھرپور حکمت سے نوازا تھا اس کا فرمان ہے: (فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ)[3]، سو ہم نے ابراہیم کے خاندان کو کتاب اور حکمت عطا کی تھی۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ایک جگہ اپنے نبی سیدنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں فرمایا ہے: (وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ)[4] اور ہم نے ان کو حکمت وفراست عطا کی تھی اسی طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی سدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں فرمایا ہے: (وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ)[5] اور جب عیسیٰ کھلی ہوئی نشانیاں لیکر آئے تھے تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا تھا کہ میں تمھارے پاس حکمت کی

---

(١) النمل: ٩.
(٢) يس: ١-٢.
(٣) النساء: ٥٤.
(٤) ص: ٢٠.
(٥) الزخرف: ٦٣.

بات لیکر آیا ہوں در حقیقت اللہ جلّ جلالہ نے حکمت و دانائی کو اپنے دین کا بنیادی جوہر اور بلند حصہ قرار دیا ہے بلکہ پورا دین حکمت وفراست کا مجموعہ ہے خدائے عزّوجلّ نے فرمایا ہے(تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ)[1]، یہ کتاب اس اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو حکمت والا اور لائق حمد ہے. جی ہاں میرے دوستو! دینی فہم فراست تمام خوبیوں کی اصل اور دانائی وحکمت سارے اخلاق کی بنیاد ہے جب بندہ حکمت سے متّصف ہوتا ہے تو حکمت اسے ہر نیکی کی طرف پہونچاتی ہے ہر بھلائی کی ترغیب دیتی ہے ہر معیوب چیز سے روکتی ہے اور ہر مذموم شئ سے اس کو منع کرتی ہے حکمت آدمی کو اس بات کی ترغیب دیتی ہے کہ وہ ہر چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھے اور مناسب وقت پر مناسب انداز سے مناسب کام اور مناسب کلام کرے در حقیقت جس شخص کو حکمت اور دانائی عطا کردی گئی اسے ہانت وفطانت اور ذکا ت وبصیرت عطا کردی گئی اور اس نے علم ومعرفت کا بڑا حصہ حاصل کرلیا اور شعور وآگہی کا بڑا نصیبہ پالیا پس ایسے بندے کی بات سیدھی اور سچی ہوتی ہے اور اس کا رویہ سب کے ساتھ بہترین اور قابل تعریف ہوتا ہے اللہ جلّ جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے(قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ)[2]، آپ فرماد یجئے کیا علم والے اور جہل

(١) فصلت: ٤٢
(٢) الزمر: ٩٩

والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں نصیحت تو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقلِ (سلیم) والے ہیں

علم وحکمت کی تمنا کرنے والو! علم وحکمت حاصل کرنے میں خوب محنت کرو کیونکہ علم ایک نور ہے یہ نور اہل علم کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور ان کو اللہ اور اس کے رسول کی معرفت عطا کرتا ہے پس ایسے بندے حقائق کا ادراک کر لیتے ہیں اور نتائج کا اندازہ لگا لیتے ہیں کسی عقل مند سے دریافت کیا گیا۔ حکمت آدمی کو کس چیز کا حکم دیتی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ حکمت آدمی کو ہر ایسے کام اور کلام کا حکم دیتی ہے جس کا اثر اور ثمرہ عمدہ ہوتا ہے اور برے انجام سے اس کی حفاظت ہوتی ہے[1] پس حکیم آدمی بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بات کرنے سے پہلے سیکھتا ہے وہ علم وبصیرت سے پہلے کوئی کام نہیں کرتا اور اس کی زبان اس کی عقل پر سبقت نہیں کرتی وہ بہترین الفاظ کا انتخاب کرتا ہے اور ہر ایسی گفتگو سے پرہیز کرتا ہے جس کا انجام گناہ اور ندامت ہو ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے علم وحکمت کی بات بتائیں اور مختصر الفاظ میں بتائیں تو آنحضرت ﷺ نے ان صاحب کو جن باتوں کی نصیحت فرمائی ان میں یہ نصیحت بھی تھی: «لَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ»[2]، ایسی بات کبھی نہ کہنا جس پر تمہیں معذرت کرنی پڑے علم وحکمت والا بندہ یا تو بھلی بات بولتا

(١) حلية الأولياء: (٢٦١/١٠) والقائل هو الجنيد رحمه الله.
(٢) ابن ماجه: ٤١٧١.

ہے جس کا اسے فائدہ ملتا ہے یا پھر وہ خاموش رہتا ہے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہتا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: «رَحِمَ اللَّهُ امْرَءًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ، أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ»[1]، اللہ تعالی اس بندے پر رحم فرمائے جس نے بات کی پس اپنی بات سے فائدہ حاصل کیا یا پھر خاموش رہا اور اس طرح آفت و مصیبت سے محفوظ رہا یعنی وہ اپنی گفتگو اور خاموشی دونوں کو اپنے لئے نفع بخش بناتا ہے ایسا آدمی ہر حال میں اپنے ربّ کے اس فرمان کو یاد رکھتا ہے: (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ)[2]. وہ کوئی لفظ منھ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اسکے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے، کسی شاعر نے کتنی سچی بات کہی ہے

إِذَا مَا أَرَدْتَ النُّطْقَ فَانْطِقْ بِحِكْمَةٍ ** وَزِنْ قَبْلَ نُطْقٍ مَا تَقُولُ وَقَوِّمِ
فَإِنْ لَمْ تَجِدْ قَوْلًا حَكِيمًا تَقُولُهُ ** تَجَمَّلْ بِحُسْنِ الصَّمْتِ تُحْمَدْ وتَسْلَمِ

جب تم بولنے کا ارادہ کرو تو حکمت کی بات بولا کرو پہلے تولو پھر بولو اور اپنی بات کی قدر و قیمت کا اندازہ کر لیا کرو پس اگر بولنے کیلئے تم کو حکمت کی کوئی بات نہ ملے تو چپ رہو اور اپنے کو بہترین خاموشی سے آراستہ کر لو اس پر تمھاری تعریف ہوگی اور تم ہر قسم کی برائی سے محفوظ رہو گے

---

(١) شعب الإيمان: (٤٥٨٥).
(٢) ق: ١٨.

اور جو شخص حکماء کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے ان کی زندگی اوران کے حالات کو پڑھتا ہے اوران کے امثال واشعار کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ علم وحکمت کے چشمے سے سیراب ہوتا ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً»[1]. بعض اشعار میں بڑی حکمت کی باتیں ہوتی ہیں اور جو آدمی جہاں دیدہ ہوتا ہے اور تجربات سے گذر کر آتا ہے اس سے علم وحکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ حکمت والا آدمی وہی ہوتا ہے جس کے پاس تجربہ ہوتا ہے [2]حکیم آدمی مُحکم اور ثابت قدم رہتا ہے وہ جلد بازی نہیں کرتا وہ صبر وسکون کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بُردباری سے کام لیتا ہے وہ جہالت نہیں کرتا اور غیر ضروری چیزوں میں نہیں پڑتا وہ اپنے آپ کو مفید کاموں میں مشغول رکھتا ہے اور حکماء کے سردار احمدِ مختار ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرتا ہے: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ»[3]. آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اس کیلئے بے فائدہ اور لایعنی ہو

بچوں کے والدین اور آباء واجداد! اپنی فیملی اور بچوں کے ساتھ حکمت کا مظاہرہ کرو ان کے جذبات واحساسات کی رعایت کرو اور اعتدال وحکمت کے ساتھ ان کی فرمائشیں پوری کرو، حضرات اساتذہ ومعلمات! آپ حضرات اپنے طلبہ کی تعلیم وتربیت کے دوران حکمت بھرا رویہ اپنائیں، ان کے عقل وشعور کا بھرپور جائزہ لیں، سب کی صلاحیتیں یکساں

---

(١) البخاري: ٦١٤٥.
(٢) البخاري تعليقًا: (٨/٨٧).
(٣) الترمذي: ٢٣١٧.

نہیں ہوتیں، ان کی باہمی صلاحیتوں کا فرق سمجھیں اوراس کے مطابق کام لیں۔ ملازمت پیشہ لوگو!اپنی ڈیوٹی کے دوران نیزدوسروں کے ساتھ پیش آنے میں حکمت سے کام لو ۔میرے بھائیو!ڈرائیونگ کرتے ہوئے تحمل اور بُردباری سے کام لو، غصہ اور اشتعال ترک کردو اور ڈرائیونگ کے دوران لاپرواہی مت کیا کرو اور اپنی زندگی کے تمام شعبوں میں حکمت سے کام لو اپنے افکارونظریات میں بھی اور اپنے اقوال وافعال میں بھی حکمت ودانائی کا مظاہرہ کیاکرو اس طرح تمہیں کامیابی حاصل ہوگی اور بھرپور بھلائی ملے گی۔ اللہ رب العزت نے فرمایاہے،(وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ)[1]. اور جسے حکمت اور دانائی عطاکردی گئی اسے وافر مقدار میں بھلائی مل گئی اور نصیحت توعقل والے ہی حاصل کرتے ہیں ،یااللہ! ہم کوعلم وحکمت سے آراستہ کردے ہماری باتوں اور ہمارے کاموں کو حکمت سے پُرکردے اور ہم کو عمدہ عادات اور پاکیزہ اخلاق سے آراستہ کردے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمدﷺکی اطاعت کی توفیق عطافرمادے اوران کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جنکی اطاعت کاتو نے حکم دیاہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(١) البقرة: ٢٦٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ والسَّمَاءِ، سُبْحَانَهُ (يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ) وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحُكَمَاءِ؛ فِي صَمْتِهِ وَقَارٌ وَفِي كَلَامِهِ بَهَاءٌ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ الْأَصْفِيَاءِ.

میرے نمازی بھائیو! عزیز دوستو! اہلِ حکمت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حکمت کی بدولت آدمی کو نیک نامی اور شہرت و مقبولیت حاصل ہوتی ہے نیز اسے سعادت مندی اور سلامتی حاصل ہوتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی نعمت سلامتی کی نعمت کی برابری نہیں کرسکتی [1]. یوں تو اللہ تعالی کی ہر نعمت پر شکر ادا کرنا ضروری ہے مگر حکمت کی اہمیت کی بنا پر باری تعالی نے بطور خاص اس پر شکر کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت لقمان کے بارے میں ارشاد ہے، (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ)[2]، یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی (اور ان سے فرمایا تھا کہ) اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔ چونکہ دونوں جہان کی کامیابی میں حکمت و دانائی کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے اسی لئے نبی رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کیلئے اس طرح حکمت کی دعا کی تھی: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ»[3]، یا اللہ اسے حکمت کی بات سکھادے۔ الغرض حکمت والے آدمی کا رویہ اچھا اور اس کا سلوک پاکیزہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے الفت و محبت کرتا ہے لوگ اس سے

---

(١) رياض الصالحين، ص: ٤٢١.
(٢) لقمان: ١٢.
(٣) البخاري: (٣٥٤٦).

الفت و محبت کرتے ہیں لوگ اس کی بھلائی پر اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اس کی رائے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس کی حکمت وبصیرت سے روشنی حاصل کرتے ہیں حکیم آدمی بھلائی کی کنجی اور برائی روکنے کا ذریعہ ہوتا ہے وہ ہر معاملے میں نیک فال اور پُرامید رہتا ہے اور لوگوں کے ساتھ سخی اور فیاض رہتا ہے ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ مقبولیت عطا کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے

بَرادانِ اسلام ! باری تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے متحدہ عرب امارات کو بھرپور حکمت ودانائی عطا کی ہے ملک کے بانی شیخ زاید اوران کے رفقاء کار شیوخ کے زمانے سے یہ ملک حکمت کا مرکز رہا ہے اس ملک کی بنیاد رکھنے والے قائدین باشعور تھے انہوں ایک ایسے اتحاد کی بنیاد رکھی تاریخ میں جسکی نظیر بہت کم ملتی ہے اور جسکی مثال بہت نادر ہے پھر ان کے بعد بھی اس ملک میں حکمت والے قائدین آئے جن کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے (صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ)[1] جس بات کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا، موجودہ قائدین نے بانی شیوخ کا طریقہ اپنایا چنانچہ ان کی حکمت وفراست اور تعمیر وترقی کے ساتھ اپنی حکمت وفراست اور تعمیر وترقی کو ملا دیا اوران کی نیکی وبھلائی اور عطاء و سخاوت کو اپنی بھلائی اور سخاوت کے ساتھ جوڑ دیا یہاں تک کہ امارات کا خیر اوراسکی بھلائی تسلسل کے ساتھ جاری وساری رہی اور اس کا نفع اور احسان پوری انسانیت تک پہونچا اور آج ہر قریب وبعید اس کی حکمت سے فائدہ اٹھارہا ہے اوراس کا پھل توڑ رہا ہے۔ یا اللہ ! یا

(١) الأحزاب: ٢٣.

کریم ! ہمارے ان باحکمت قائدین کو جزائے خیر عطا فرما اور ہمیں بھی ان کے نہج کے مطابق حکمت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو دونوں جہان کی کامیابی عطا فرما۔ وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا السَّدَادَ فِي الرَّأْيِ، وَالصَّوَابَ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ، وَنَوِّرْ بَصَائِرَنَا بِنُورِ الْحِكْمَةِ، فَضْلًا مِنْكَ وَنِعْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُؤْمِنُونَ بِحِكْمَتِكَ، وَيُوقِنُونَ بِعَظِيمِ رَحْمَتِكَ، فَيَرْضَوْنَ بِكُلِّ مَا تَقْضِيهِ وَتُقَدِّرُهُ، وَيَحْمَدُونَكَ عَلَى مَا تُصَرِّفُهُ وَتُدَبِّرُهُ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى، وَصِفَاتِكَ الْعُلَى؛ أَنْ تُكْرِمَ بِأَوْفَى الثَّوَابِ وَأَجْزَلِهِ، وَأَحْسَنِ الْجَزَاءِ وَأَعْظَمِهِ؛ مَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، وَلِمَنْ عَمَرَهُ بِعِبَادَتِكَ وَذِكْرِكَ، طَلَبًا لِمَرْضَاتِكَ، والْفَوْزِ بِجَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَاصْرِفْ عَنْهَا شَرَّ الْأَشْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا قَهَّارُ، وعُمَّ اللَّهُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَالْمَحَبَّةِ وَالِاطْمِئْنَانِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلاَ تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.**(وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ)**[1]. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

(١) العنكبوت: ٤٥.